وادی آڑن کیل
آزاد کشمیر پاکستان

جنت نظیر وادیاں سیاحوں کیلئے باعث کشش ہیں
خوبصورت پہاڑی چوٹیاں اور نئی نویلی دلہن

آڑن کیل آزاد کشمیر کا ایک بلند مقام ہے یہ وادی پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان چوٹی پر نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورتی میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ انتہائی پر فضا مقام، جنت نظیر وادی اور دور دراز سے آنے والے سیاحوں کے لیے ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ وادی آڑن کیل مظفر آباد سے تقریبا دو سو اٹھائیس کلومیٹر ہے، آٹھ گھنٹہ کی مسافت، اونچائی تقریبا بائیس سو چون میٹر ہے۔ بلند و بالا پہاڑ آسمانوں کو چھوتی ہوئی برف پوش خوبصورت چوٹیاں کشمیر کی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان چوٹیوں پر پاکستان کے سوہنے، قدآور، نڈر، جرت مند، اسلام کے مجاہد، دنیا کی بہترین فوج پاکستان کے بہترین سپاہی جذبہ اسلام سے سرشار اپنی قوم کے دفاع کے لیے چیک پوسٹیں سجائے ہوئے ہیں۔ تاکہ دشمن کی طرف سے نکلنے والی گولی پہلے مجھے سینے پر لگے اور میری قوم اطمینان سے اپنی پر آسائش زندگی گزارے اور بے فکری کی نیند سوئے۔ آڑن کیل آزاد کشمیر کا ایک بلند مقام ہے یہ وادی پہاڑ وں کی چوٹیوں کے درمیان چوٹی پر نئی نویلی دلہن کی طرح خوبصورتی میں اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ انتہائی پر فضا مقام، جنت نظیر وادی اور دور دراز سے آنے والے سیاحوں کے لیے ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ وادی آڑن کیل مظفر آباد سے تقریبا دو سو اٹھائیس کلومیٹر ہے، آٹھ گھنٹہ کی مسافت، اونچائی تقریبا بائیس سو چون میٹر ہے۔ وادی آڑن کیل کی دریافت کے متعلق وہاں کے رہائشی سے پوچھا! تو انہوں نے بتایا کہ وادی کاغان سے مغل قبیلے کے چند لوگ آ گئے انہوں نے ہی یہ رستہ تلاش کیا اور جہاں آ کر ٹھہرے۔ یہ ایک خوبصورت میدانی علاقہ ہے اس کے اردگرد بلند و بالا پہاڑ ہی پہاڑ ہیں۔ آسمان کو چھو لینے والے درخت اپنی مثال آپ ہیں۔ وہاں ایک ہیلی پیڈ بھی موجود ہے۔ جو ایمرجنسی کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ لکڑی سے تیار کردہ گھر، گیسٹ ہاسز، سرکاری سکول موجود ہیں۔ ناران کاغان کی نسبت کھانے اچھے اور کم قیمت پر ملتے ہیں۔ لوگوں کا حسن سلوک، مہمان نوازی اپنا علیحدہ مقام رکھتی ہے۔ وہاں پر چند قبریں بھی موجود ہیں جن میں ایک قبر شہید کی بھی ہے جو کوئٹہ کے کسی مقام پر شہید ہوا۔ اللہ نے فاتح پڑھنے کا بھی موقع دیا۔ الحمد اللہ۔ وہاں گورنمنٹ سکول میں ہونے والی مارننگ اسمبلی بہت اچھے انداز میں تھی۔ سب بچوں نے اونچی آواز میں قومی ترانہ اور لب پہ آتی۔ دعا پڑھی۔ ایک گورنمنٹ مڈل سکول کی عمارت بھی ہے جو پختہ ہے (بلاک سے تیار کی گئی ہے)

وادی آڑن کیل پر ایک پرانی سی گاڑی کام کرتے ہوئے ملی تو پھر اسی بزرگ سے پوچھا یہ گاڑی یہاں کیسے پہنچی تو انہوں نے بتایا کہ دریائے نیلم کا پانی کم ہوتا ہے تو اس وقت اس گاڑی کو کھول کر، پرزہ پرزہ کر کے اوپر لائے اور پھر جہاں آ کر پھر اس کو جوڑا گیا۔ وہاں ایک ٹریکٹر نظر آیا شاید وہ بھی ایسے ہی آیا ہو گا۔ یونیفارم میں دو فوجی جوان نظر آئے میں بھاگ کر ان کے پاس گیا ادب سے سلام کہا، کیوں وہ میرے اور میری قوم کے محافظ تھے، ان سے چند سوالات کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ آپ کو اپنی چیک پوسٹ آتے ہوئے کتنا وقت لگا انہوں نے کہا پیدل آتے ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ابھی نیچے ہائیکنگ کرتے ہوئے واپس یونٹ میں پہنچنا ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ ہم نے آڑن کیل نائٹ اسٹے کیا صبح واپسی کے لیے چل دیئے۔ بارش ہونے سے ہائیکنگ خطرناک ہوتی ہے۔ اس کا خیال رکھا جائے۔ وادی آڑن کیل ایک بہت ہی خوبصورت وادی ہے ضرور جانا چاہیے وہاں کم از کم دو دن قیام کریں خوب انجوائے کریں۔ دو دن اور ایک رات وہاں ٹھہرنے اور مظفرآباد سے آڑن کیل تک کے سفر سے جو نتیجہ اخذ کیا اس پر اہل ثروت، سرمایہ داروں اور تاجر حضرات کو مشورہ دینا چاہوں گا پسند آ جائے تو مہربانی ورنہ مشورہ واپس۔ کشمیر میں رہنے والوں کی زندگی اور خوشحالی دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی خاص نہیں۔ بچے مانگے پر مجبور ہیں۔ تعلیم کا شوق ہونے کے باوجود روزگار کی زیادہ فکر ہے۔ کیونکہ وہاں کوئی چھوٹی موٹی انڈسٹری نظر نہیں آئی۔ میری سرمایہ داروں سے درخواست ہے کہ مظفرآباد سے لے کر دریائے نیلم کے ساتھ ساتھ چند دن کا سروے کیا جائے اور وہاں کے حالات کے مطابق سمال انڈسٹریز کو فروغ دیا جائے تا کہ وہاں کی عورتیں یا بچے بچیاں ایک محفوظ مقام پر ایک معقول معاوضہ پر اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے روزگار حاصل کریں۔ ان سمال انڈسٹریز سے تیار شدہ مال مظفرآباد، یا پاکستان کے دیگر بڑے شہروں میں فروخت کرے ایک کاروبار کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو توفیق دے کہ ہم وادی کشمیر اور پاکستان کے دیگر پرفضا مقامات کی سیر کو جائیں اس سے نہ صرف پاکستان کی علاقائی، جغرافیائی معلومات ملیں گی بلکہ وہاں کے رہنے والوں کا طرز زندگی کا علم ہو گا اور ان کے مسائل کا بھی۔ سیاحوں، ٹورز، ٹورزم کی بدولت وہاں کے لوگوں کے لیے ایک اچھا خاصا سرمایہ خرچ ہو گا جو ان مقامی لوگوں کے لیے بہتر ثابت ہو گا۔